الامام المحدث شمس الدین ابو عبداللہ ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ

الحجامہ

طبِ نبوی ﷺ

علاج بھی، سنّت بھی

مون اسلامک لائبریری، دالوال، فیصل آباد

Fig. 8A: Applying vacuum to the cups using syringe to mark the area for incision.

Fig. 8B: Incising the skin in the marked (red and raised) area with a blade.

Fig. 8C: Re-applying the cups and sectioning to the incised area.

Fig. 8D: Bleeding in progress into the cups.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ رحمۃ للعالمین ﷺ

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. اَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ (ﷺ) وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ، وَكُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ"(1).

"سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں (اس لئے) ہم اسی کی تعریفیں کرتے ہیں، اور (اپنے ہر کام میں) اسی سے مدد مانگتے ہیں. ہم اس (رب العالمین) سے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور اسی (پاک ذات) پر ہمارا بھروسہ ہے. ہم اپنے نفس کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں اور اپنے برے اعمال سے بھی اس کی پناہ مانگتے ہیں. (یقین مانو) کہ جسے اللہ راہ دکھائے اُسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ (خود ہی) اپنے در سے دھتکار دے، اس کے لئے کوئی راہبر نہیں ہو سکتا. اور میں (تہِ دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ معبودِ برحق (صرف) اللہ تعالیٰ ہی ہے. اور وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور (اسی طرح اعماقِ قلب سے) میں اس بات کا بھی گواہ ہوں کہ محمد ﷺ اس کے (خاص) بندے اور (آخری) رسول ہیں. **صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.**

حمد وصلوٰۃ کے بعد! (یقیناً) تمام باتوں سے بہتر بات اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور تمام راستوں سے بہتر محمد مصطفیٰ ﷺ کا راستہ ہے، اور تمام کاموں میں بدترین کام وہ ہیں، جو اللہ کے دین میں اپنی طرف سے نکالے جائیں (یاد رکھئے) دین میں جو نیا کام نکالا جائے وہ بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے، اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے".

---

(1) نبی اکرم ﷺ کا یہ وہ جامع اور مبارک خطبہ ہے جو آپ (ﷺ) اپنے ہر وعظ اور تقریر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے. یہ خطبہ بالفاظ مختلف مسلم (۸۶۷)، ابوداود (۲۱۱۸)، نسائی (۱۴۰۴)، ترمذی (۱۱۰۵) اور ابن ماجہ (۱۸۹۲) میں موجود ہے.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وإذا مرضتُ فهُوَ يشْفِينِ) (الشعراء : ٨٠)

جب میں بیمار ہوتا ہوں تو اللہ ہی مجھے شفاء دیتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ

وَالْيَوْمَ الآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۞ (الأحزاب ٣٣)

یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ موجود ہے

ہر اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے

اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔

الحجامة

علاج بھی، سنّت بھی

قال رسول اللہ ﷺ : إن أمثل ما تداويتم به الحجامة.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین علاج جسے تم استعمال کرتے ہو پچھنا لگانا ہے۔

(صحیح بخاری)

جمع وترتیب

انجینئر طارق مقصود

پچھنا لگوانا

حجامت کے بارے میں سنن ابن ماجہ کی حدیث جبارہ بن مغلس سے مروی ہے جو ایک ضعیف راوی ہے' اس نے کثیر بن سلیم سے روایت کیا کہ انھوں نے انس بن مالک کو کہتے ہوئے سنا:

((قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ بِمَلَإٍ اِلاَّ قَالُوا يَا مُحَمَّدُ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ)) [1]

"یعنی رسول اللہ ﷺ نے ہدایت فرمائی کہ میں اس رات جس رات مجھے معراج میں لے جایا گیا' جب بھی کسی گروہ پر گزرتا تو وہ کہتا کہ اے محمد اپنی امت کو حجامت کا حکم دو۔"

اسی حدیث کو ترمذی نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں ابن عباس سے ان لفظوں میں بیان کی:

((عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ يَا مُحَمَّدُ)) [1]

"پچھنے لگانا ضروری جانو اے محمد (ﷺ)"

اور صحیحین میں طاؤس کی حدیث کے جو ابن عباس سے مروی ہے الفاظ یہ ہیں۔

((اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَ اَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ)) [2]

"نبی ﷺ نے پچھنا لگوایا' اور حجام کو اس کی اجرت دی۔"

صحیحین میں یہ حدیث حمید الطویل بروایت انس بن مالک مروی ہے۔

((اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَجَمَهُ اَبُو طَيْبَةَ فَاَمَرَلَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ مَوَالِيَهِ فَخَفَّفُوا عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ وَقَالَ خَيْرُ مَاتَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ)) [3]

"رسول اللہ ﷺ کو پچھنا ابو طیبہ نے لگایا' آپ نے بطور اجرت دو صاع غلہ دیئے جانے کا فرمایا اور اپنے غلاموں سے گفتگو فرمائی۔ انھوں نے ابو طیبہ کا حصہ کم کر دیا۔ آپ نے فرمایا جن چیزوں سے تم علاج کرتے ہو' ان میں بہتر پچھنا لگا کر علاج کرنا ہے۔"

ل یہ حدیث اپنے تمام شواہد کے ساتھ صحیح ہے' اس کو ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۴۷۹ کے ذیل میں ذکر کیا' اس کی سند ضعیف ہے' اور اسی باب میں ابن عباس کی روایت کو ترمذی نے ۲۰۵۴ نمبر حدیث میں ذکر کیا ہے' اور ابن مسعود سے ترمذی میں نمبر ۲۰۵۳ حدیث موجود ہے۔

1 ترمذی نے حدیث نمبر ۲۰۵۴ طب میں نقل کیا ہے' باب ماجاء فی الحجامتہ کے ذیل میں۔ اس کی سند میں عباد بن منصور راوی ضعیف ہے' اس کا حافظہ اچھا نہ تھا۔ وہ حدیث کی عبارت میں ضعف کی وجہ سے تغیر و تبدل کر دیتا تھا۔

2 بخاری نے اسے طب میں باب السعوط ۱۲۴/۱۰ کے ذیل میں ذکر کیا' اور مسلم نے حدیث نمبر ۱۲۰۲ السلام میں باب لکل داء دواء کے تحت ذکر کر کے اخیر میں استعط کا لفظ زائد کیا یعنی ناک میں چڑھایا۔

3 بخاری نے ۱۰/۱۲۶' ۱۲۷ میں طب کے باب الحجامتہ من الداء کے تحت ذکر کیا' اور مسلم نے نمبر ۱۵۷۷ کتاب المساقات میں باب حل اجرۃ الحجامتہ حجامت کے اجرت کی جواز کے ذیل میں ذکر کیا۔

جامع ترمذی میں عباد بن منصور کی روایت حضرت عکرمہ سے ہے۔

((قَالَ سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ يَقُوْلُ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اِثْنَانِ يُغِلَّانِ عَلَيْهِ وَعَلَى اَهْلِهِ وَوَاحِدٌ لِحَجْمِهِ وَ حَجْمِ اَهْلِهِ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ عُرِجَ بِهِ مَامَرَّ عَلَى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اِلاَّ قَالُوا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ اِحْدَى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَاتَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُدَّ فَقَالَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَايَبْقَى اَحَدٌ فِي الْبَيْتِ اِلاَّ لُدَّ اِلاَّ الْعَبَّاسُ))[1]

"حضرت عکرمہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابن عباس کے تین غلام تھے جو حجامت کا کام جانتے تھے' ان میں سے دو آپ کے لیے اور آپ کے متعلقین کے لیے غلہ لاتے تھے' اور ایک ان کو اور ان کے متعلقین کو پچھنا لگانے کا کام کرتا' ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ پیغمبرؐ خدا نے فرمایا عمدہ غلام پچھنا لگانے والا ہے' جو پچھنا لگا کر خون نکالتا ہے جس سے ریڑھ اور پشت کی گرانی جاتی رہتی ہے' نگاہوں کو روشنی بخشتا ہے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج میں اوپر جاتے ہوئے فرشتوں کے جھرمٹ سے گزرتے تو ہر جھرمٹ کے فرشتے کہتے' آپ پچھنا رواج دیں اور بہترین دن پچھنے کا ۱۷' ۱۹' اور ۲۱ ہے' اور یہ بھی فرمایا کہ معالجے کا بہترین طریقہ ناک سے دوا چڑھانا' منہ سے کھلانا' پچھنے لگانا اور سحر خرامی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی منہ سے دوا پلائی گئی۔ آپ نے دریافت کیا کہ کس نے مجھے دوا پلائی؟ تو سب خاموش رہے' پھر آپ نے فرمایا کہ ہمارے خاندان کے ہر فرد کو دوا پلائی گئی سوائے عباس کے کہ ان کو دوا پلانے کی نوبت نہیں آئی۔"

---

[1] ترمذی نے حدث نمبر ۲۰۵۴ اور ابن ماجہ نے ۳۴۷۸ میں ذکر کیا' اس کی سند ضعیف ہے' اس لیے کہ عباد بن منصور ضعیف الروایہ ہے۔

حجامت کے فوائد

پچھنا بدن کے سطحی حصے کو صاف ستھرا بناتا ہے' اس میں فصد سے زیادہ ظاہر جسم کے نقی و صفی بنانے کی صلاحیت ہے' اور بدن کے گہرے حصوں کی صفائی کے لیے فصد بہترین چیز ہے' حجامت سے جلد کے اطراف کا خون نکلتا ہے اور سطح بدن موادردیہ سے صاف اور پاک ہو جاتا ہے-

میرا خیال اس سلسلے میں یہ ہے کہ حجامت اور فصد دونوں کے فوائد وقت' مقام' عمر اور مزاج کی روشنی میں مختلف ہوتے ہیں' منطقہ حارہ (گرم علاقے) اور فصول حارہ (گرم موسم) اور گرم مزاج لوگ جن کا خون پوری طرح پختہ ہوتا ہے' اس میں پچھنا زیادہ مفید ہے- ان کو پچھنا لگانے سے وہ فائدہ حاصل ہوتا ہے' جو فصد سے نہیں ہوتا' اس لیے کہ جب خون میں نضج ہو جاتا ہے' تو اس میں رقت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جلد کے اندرونی حصے کی طرف آ جاتا ہے' اس لیے حجامت سے ایسی صورت میں جو نفع متوقع ہے وہ فصد سے کسی قیمت میں نہیں حاصل ہو سکتا' اسی لیے بچوں کو اور ان تمام لوگوں کو جو فصد کی طاقت نہیں رکھتے' حجامت ہی سے نفع پہنچتا ہے' نہ کہ فصد سے- ویسے اطبا کے ایک بڑے گروہ نے یہ طے کیا ہے کہ گرم علاقے میں حجامت سے جو نفع پہنچتا ہے وہ فصد سے متوقع نہیں ہے۔ اس لیے یہاں پچھنا لگانا ہی مناسب ہے' اور پچھنا لگانے کا وقت نصف ماہ یا اس کے بعد مناسب سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ مہینے کے تین چوتھائی گزرنے کے بعد مفید ہے- اس لیے کہ خون مہینے کے ابتدائی دنوں میں ہیجان اور جوش میں ہوتا ہے' آخری ایام میں سکون پذیر ہوتا ہے' درمیان میں اور اس کے بعد انتہائی زیادہ وکثرت میں ہوتا ہے-

شیخ نے قانون میں کہا ہے کہ پچھنا لگانا ابتداء ماہ میں کسی طرح روا نہیں' اس لیے کہ ابتدا میں اخلاط حرکت اور ہیجان سے نا آشنا ہوتے ہیں' اور نہ آخر ماہ میں' اس لیے کہ اس

زمانے میں تزاید کے بجائے نقص ہوگا' بلکہ حجامت وسط ماہ میں ہونا چاہئے' جب کہ اخلاط پوری طرح پر شور ہوتے ہیں۔ اس لیے کہ چاند کی روشنی بڑھتی جاتی ہے اور روشنی کی زیادتی سے ہیجان اور جوش اخلاط لازمی ہے' پیغمبر خدا سے روایت ہے:

((اِنَّهُ قَالَ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْفَصْدُ)) [1]

"آپ نے فرمایا سب سے عمدہ علاج جو تم کرتے ہو' حجامت اور فصد ہیں۔"

دوسری حدیث میں ہے۔

((خَيْرُ الدَّوَاءِ الْحِجَامَةُ وَالْفَصْدُ))

"بہترین دوا حجامت اور فصد ہے۔"

اوپر والی حدیث میں اشارہ اہل حجاز اور (بلاد حارہ) گرم علاقوں کے رہنے والوں کی طرف ہے' اس لیے کہ ان کا خون رقیق ہوتا ہے' اور یہ رقت کی وجہ سے بدن کے سطحی حصے کی جانب اکثر موجود ہوتا ہے' اس لیے کہ گرم علاقوں کی گرمی ان کو بیرونی جانب کھینچ لاتی ہے اور وہ خون رقت کی وجہ سے بہ آسانی جلد کے نواح میں کھنچ کر جمع ہو جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ

---

[1] حدیث بخاری میں باقی الفاظ موجود ہیں بجز الفصد کے ۱۰/ ۱۲۲' ۷ ۱۲حدیث انس کے یہ الفاظ ہیں۔"ان امثل ماتداویتم به الحجامته" موجود ہے۔ مسلم نے حدیث ۱۵۷۷میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں"ان افضل ماتداویتم به الحجامته او هومن امثل دوائکم "یعنی جن سے تم علاج کرتے ہو ان میں سب سے افضل پچھنا لگانا ہے' یہ تمہاری دواؤں میں سب سے بہتر دوا ہے' احمد ۳/ ۱۰۷نے ان لفظوں سے روایت کی "خیر ماتداویتم بہ الحجامۃ" اور فصد کے لفظ سے ہم کو واقفیت نہیں ہے۔ جو دفتر حدیث ہمارے سامنے ہے اس میں ہم نے نہیں پایا' ڈاکٹر عادل ازہری نے لکھا ہے کہ حجامات دو قسم کی ہیں۔ تر اور خشک سینگیاں اور خشک تر سے مختلف ہوتا ہے' اس لیے کہ تر میں نشتر لگا کر پچھنا کیا جاتا ہے' تاکہ ماؤف حصے سے خون کا کچھ حصہ چوس کر نکال لیا جائے' مگر خشک۔ پچھنا آج تک مروج ہے کہ اس سے عضلات کی تکلیف بالخصوص پشت کے عضلات جو رجع مفاصل ظہری کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کو ختم کرنے کے لیے تر پچھنے کا استعمال ہبوط قلب کی اس صورت میں جب کہ پھیپھڑوں سے رطوبات کی ترشح ہو رہی ہو' آج بھی جائز ہے کہ سینے کے مہروں کے پچھلے حصے میں تر پچھنے لگائے جاتے ہیں' اور فصد کا طریقہ آج بھی مستعمل ہے۔ جب کہ قبلب کا ہبوط ہو' اور ہونٹ اس کی شدت سے نیلے ہو جائیں' ورنہ تنفس میں غیر معمولی تکلیف اور تنگی بڑھ جائے' فصد کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک سوئی جس کی نالی کشادہ ہو' مریض کی کلائی کے ورید میں داخل کی جاتی ہے اور ۳۰۰ مکعب سے لے کر ۵۰۰ تک خون نکال لیا جاتا ہے۔ اس ترکیب سے بہتوں کی زندگی جو ہبوط قلب کی وجہ سے زندگی کے آخری مرحلے میں ہوتی ہے' بچائی جاسکتی ہے۔

ان علاقوں کے رہنے والوں کے مسامات حرارت سے کشادہ ہوتے ہیں' اور ان کے اعضا کھوکھلے ہوتے ہیں' اس کھوکھلے پن کی وجہ سے فصد میں خطرہ ہے' اور حجامت ارادی تفرق اتصال ہے۔ عروق سے کلی طور پر استفراغ حجامت کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے اور عضو کے بہت سے ان عروق سے خون نکلتا ہے جن سے عموماً استفراغ ممکن نہیں' اور فصد کے لیے مختلف رگوں کا تجویز کرنا نفع مخصوص کی بنا پر ہے۔ چنانچہ فصد باسلیق حرارت' جگر حرارت' طحال اور دموی مواد کی بنا پر ہونے والے ہر قسم کے اورام کے لیے مفید ہے' اسی طرح پھیپھڑے کے ورم دموی شوصہ[1] (ایک جان لیوا درد جو جوف شکم میں ریاح کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے) میں مفید ہے' اسی طرح ذات الجنب حار اور دیگر امراض دموی گھٹنے سے لے کر کولھے تک میں یکساں مفید ہے۔

اکحل میں فصد کرنا پورے بدن میں خون کی بنا پر ہونے والے امتلا میں نافع ہے۔ اسی طرح وہ فساد دموی جس کا تعلق پورے جسم سے ہو' اس میں بھی مفید ہے۔

قیفال کا فصد[2] سر اور گردن کی تمام بیماریوں میں نافع ہے جو کثرت دم یا فساد خون کی وجہ سے پیدا ہوں' ان میں نہایت درجہ نافع ثابت ہوتا ہے۔

فصد ودا جین' درد طحال' دمہ' ضیق النفس اور عصابہ' ان تمام دردوں میں نافع ترین طریق علاج ہے۔

مونڈھوں کا پچھنا کندھے اور حلق کے درد کے لیے مفید ہے۔

گردن کے پہلوی حصے کا پچھنا سر کی بیماریوں اور اس کے دوسرے اجزا چہرہ' زبان' کان' آنکھ' ناک' حلق کی بیماریوں میں غیر معمولی طور سے نافع ہے' جب کہ خون کی زیادتی یا فساد خون کی وجہ سے یہ بیماریاں پیدا ہو گئی ہوں۔ حضرت انس کی روایت ہے۔

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ))[3]

---

[1] شوصہ ذات الجنب کی طرح کا درد جو شکم میں ریاح کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ مریض ادنی بے چینی میں اس پٹی پر سر ٹپکتا رہتا ہے۔ [2] ایک ورید ہے جو بازو کے بیرونی جانب پائی جاتی ہے۔

[3] ترمذی نے سنن میں حدیث نمبر ۲۰۵۲ اور شمائل میں ۲ / ۲۲۳ اور ابوداؤد نے حدیث نمبر ۳۸۶۰ اور ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۴۸۳ اور احمد نے ۳/ ۱۱۹' ۱۹۲ میں نقل کیا ہے۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔ حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور ذہبی نے موافقت کی ہے۔

"پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی گردن کے پہلوی حصوں اور گردن کے زیریں حصوں پر پچھنا لگوایا کرتے تھے۔"

صحیحین میں حضرت انس ہی کی روایت ہے۔

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ ثَلَاثًا وَاحِدَةً عَلَى كَاهِلِهِ وَاثْنَتَيْنِ عَلَى الْاَخْدَعَيْنِ))[1]

"رسول اللہ ﷺ تین بار پچھنے لگواتے' ایک بار اپنے مونڈھے پر اور دو بار گردن کے پہلوی حصوں پر۔"

صحیح بخاری میں حضرت بن مالک سے روایت ہے کہ

((اِنَّهُ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فِيْ رَاْسِهِ لِصُدَاعٍ كَانَ بِهِ))[2]

"آپ نے پچھنا لگوایا جب کہ آپ محرم تھے یعنی احرام باندھے ہوئے تھے۔ یہ پچھنا آپ نے درد سر کی بنا پر لگوایا تھا' جس سے آپ متاثر تھے۔"

ابن ماجہ میں ہے:

((عَنْ عَلِيٍّ نَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَى النَّبِيِّ بِحِجَامَةِ الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ))[3]

حضرت علی نے فرمایا کہ جبریل پہلوئے گردن ودوش کی حجامت کا حکم لے کر نازل ہوئے۔"

ابوداؤد میں حضرت جابر کی حدیث مروی ہے۔

((مِنْ حَدِيْثِ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَرِكَهُ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ))

---

[1] مولف کو اس حدیث کی نسبت صحیحین کی طرف کرنے میں وہم ہوا' ان دونوں نے اس حدیث کی تخریج اپنی کتابوں میں نہیں کی' نہ ان میں سے کسی ایک ہی نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے۔ البتہ احمد اور مولفین سنن نے اس کی تخریج کی ہے۔ ہم اس سے پہلے کی تعلیق میں لکھ چکے ہیں۔

[2] بخاری نے ۱۰/۱۲۸ فی الطب میں بیان کی ہے' جہاں باب الحجامتہ علی الراس پچھنا سر پر لگانے کا بیان ہے اور عبداللہ بن بحینہ کی حدیث لائے ہیں۔

[3] ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۴۸۲ میں لکھا ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے' اس لیے کہ اس کے راویوں میں اصبغ بن نباتہ تیمی ہے' جو ضعیف ہے۔

"حضرت جابر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کولہے پر پچھنا لگوایا' اس لیے کہ کولہا موچ کھا گیا تھا۔"[1]

گدی پر سینگیاں کھنچوانے میں علماء طب کا اختلاف

ابو نعیم نے اپنی کتاب طب نبوی میں اس سلسلے میں ایک حدیث مرفوع ذکر کی ہے۔

((عَلَيْكُمْ بِالْحِجَامَةِ فِي جَوْزَةِ الْقَمَحْدُوَةِ فَإِنَّهَا تَشْفِي مِنْ خَمْسَةِ أَدْوَاءٍ ذَكَرَ مِنْهَا الْجُذَامَ))[2]

"تم نقرہ قمحدوہ پر جسے فاس الراس کہتے ہیں' پچھنا لگانا اہم سمجھو' اس لیے کہ اس حجامت سے پانچ بیماریوں سے نجات ملتی ہے' اس میں سے ایک جذام بھی ہے۔"

ایک دوسری حدیث میں ہے۔

((عَلَيْكُمْ بِالْحِجَامَةِ فِي جَوْزَةِ الْقَمَحْدُوَةِ فَإِنَّهَا شِفَاءٌ مِنِ اثْنَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ دَاءً))[3]

---

[1] ابوداؤد نے حدیث نمبر ۳۸۶۴ کے تحت ذکر کیا اس کے رجال ثقہ ہیں۔
وثء موچ کو کہتے ہیں' جس میں عضو میں درد ہوتا ہے مگر کسر نہیں ہوتا چنانچہ محاورہ ہے۔ وثئت الیدو الرجل ہاتھ پیر میں موچ آگئی' درد ہو گیا ٹوٹا نہیں۔ یہ موثودہ ہیں۔ یعنی موچ خوردہ' ہمزہ کو نکال کر وثی بولتے کہتے ہیں۔ نسائی نے ۵ / ۱۹۴ میں بسلسلہ حج' باب حجامة المحرم علی ظهر القدم میں ان لفظوں میں روایت کیا ہے:

((إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثْيٍ كَانَ بِهِ كه))

"پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنا لگوایا اور آپ حالت احرام میں تھے اپنی پشت یا پیر کی موچ کی تکلیف کی بنا پر جو پیر کو پہنچی تھی۔"

[2] سیوطی نے اسے جامع صغیر میں ذکر کیا ہے اور طبرانی' ابن السنی اور ابو نعیم نے اس کی نسبت حدیث صہیب کی جانب کی ہے اور ہلکا اشارہ ضعف کا بھی ہے۔

[3] ہیثمی نے اسے مجمع ۵ / ۹۴ میں روایت کیا ہے' صہیب رضی اللہ عنہ سے' اور کہا ہے کہ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے راوی ثقات ہیں۔

"تم گدی کی ہڈی کے ابھار پر پچھنا لگواؤ' اس لیے کہ اس میں بہتر (۷۲) بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔"

اطبا کی ایک جماعت اسے پسند کرتی ہے' چنانچہ ان کا خیال ہے کہ اس حجامت سے جحوظ عین (آنکھوں کا ڈھیلا باہر نکل آنا) کو مفید ہے' آنکھ کی پتلیوں میں جو ابھار پیدا ہو جاتا ہے اس کو دفع کرتا ہے' اسی طرح آنکھ کے بیشتر امراض کو اس سے نفع ہوتا ہے' پپوٹوں اور بھوؤں کی گرانی ختم ہو جاتی ہے' اور بامنی کے لیے بھی مفید ہے۔ روایت ہے کہ حضرت احمد بن حنبل کو کسی مرض میں اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو آپ نے اپنی گدی کے دونوں جانب پچھنا لگوایا۔ نقرہ پر حجامت نہیں کرائی' اور نقرہ کی حجامت کو ناپسند کے بارے میں مصنف قانون شیخ ابن سینا نے قانون میں لکھا ہے کہ اس سے نسیان یقینی طور پر پیدا ہوتا ہے' جیسا کہ ہمارے پیغمبر آخر الزماں نے فرمایا کہ مؤخر دماغ یادداشت کی جگہ ہے' اور موخر دماغ کی حجامت سے حافظہ جاتا رہتا ہے۔

دوسروں نے اس کی تردید کی ہے اور کہا ہے کہ خود حدیث کا ثبوت معرض بحث میں ہے' اور اگر یہ حدیث رسول ثابت ہو جائے تو اس سے بلاضرورت حجامت کی ممانعت مراد ہے کہ اس سے نسیان پیدا ہوتا ہے' مگر جس مریض میں خون کا غلبہ ہو' اس کے لیے گدی کی حجامت کا شرعاً اور علاجاً دونوں طرح جواز موجود ہے' بلکہ یہ نفع بخش ہے' اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنا لگانا اور وہ بھی گدی کے مختلف حصوں میں ضرورت کے مطابق حدیث سے ثابت ہے' اور گدی کے علاوہ جگہوں پر بھی حسب ضرورت آپؐ نے پچھنا لگوایا۔ پھر پچھنا لگانا کیسے قابل اعتراض ہو سکتا ہے' جب کہ صورت حال کے مطابق ہو۔

پچھنا لگوانے کے فوائد

حجامت ٹھوڑی کے زیریں حصے میں کرانے سے دانت' چہرے اور حلقوم کا درد جاتا رہتا ہے' مگر مناسب وقت میں حجامت کی شرط بھی ساتھ ساتھ ہے۔ اس پچھنے سے سر اور جبڑے کے مواد ردیہ کی صفائی ہو جاتی ہے' اور پشت پا پر پچھنا لگانا اتنا ہی مفید ہے' جتنا صافن رگ کی فصد کرانا' صافن ٹخنے سے لگی ہوئی ایک ورید ہے' اس کے باعث رانوں اور پنڈلیوں

میں زخم نہیں ہوتے' اور اگر ہو گئے ہوں تو مندمل ہو جاتے ہیں- اسی طرح حیض کے انقطاع میں بھی یہ مفید ہے' خصیوں کو خارش سے بھی اس کی وجہ سے نجات ملتی ہے-

اور سینے کے زیریں حصے میں پچھنا لگانے سے' اس میں دنبل والی خارش کے نکلنے سے نجات ہو جاتی ہے- اسی طرح نقرس (چھوٹے جوڑوں کا درد) بواسیر' فیل پا' پیٹھ[1] کی خارش سے بھی کلیتہً نجات مل جاتی ہے-

پچھنا لگانے کا موسم اور ایام

ترمذی نے ابن عباس سے مرفوع حدیث نقل کی ہے-

((اِنَّ خَیْرَمَا تَحْتَجِمُوْنَ فِیْهِ یَوْمُ سَابِعَ عَشْرَةَ اَوْ تَاسِعَ عَشْرَةَ وَیَوْمُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ))[2]

"ہر مہینے کی بہترین تاریخ پچھنا لگانے کے لیے سترہ یا انیس یا اکیس تاریخ ہے-"

ترمذی میں ہی حضرت انسؓ سے روایت ہے-

((کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاهِلِ وَکَانَ یَحْتَجِمُ لِسَبْعَةِ عَشَرَ وَ تِسْعَةِ عَشَرَ وَ فِیْ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ))[3]

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی گردن کے پہلوی حصے میں اور کاندھے کے پچھلے حصے میں سترہ وانیس یا اکیس تاریخ کو حجامت کراتے-"

سنن ابن ماجہ میں حضرت انس سے مرفوعاً مروی ہے-

((مَنْ اَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْیَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ اَوْ تِسْعَةَ عَشَرَ اَوْ اِحْدٰی

---

1 داء الفیل فیل پا ایک مرض ہے' جو مادہ کثیف کی وجہ سے پیر اور پنڈلی میں پیدا ہوتا ہے' جس میں چھوٹی چھوٹی گمڑیاں پیدا ہو کر جلد کو ناہموار بنا دیتی ہیں-

2 ترمذی نے حدیث نمبر ۲۰۵۴ میں ذکر کیا ہے' اس کی سند ضعیف ہے- اس میں عباد بن منصور راوی ضعیف ہے جس کا ذکر پہلے گزر چکا ہے-

3 ترمذی نے طب کے سلسلے میں حدیث نمبر ۲۰۵۱ طب میں باب ماجاء فی الحجامة کے تحت ذکر کیا ہے- اس کے رجال ثقہ ہیں اور ترمذی نے اسے حدیث حسن غریب لکھا ہے-

وَعِشْرِيْنَ لاَيَتَبَيَّغْ بِاَحَدِكُمْ الدَّمُ فَيَقْتُلُهُ))[1]

"جو پچھنا لگانے کا ارادہ کرے تو انتظار کرے ۱۷' ۱۹' یا ۲۱ تاریخ کا' خون میں جوش نہ آنے دو' کہیں اس سے جان پر بن نہ آئے۔" (ہائی بلڈ پریشر)

سنن ابو داؤد میں ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے۔

((مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشَرَةَ اَوْ تِسْعَ عَشَرَةَ اَوْ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَتْ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ))[2]

"جو شخص پچھنے کے لیے ۱۷' ۱۹ یا ۲۱ تاریخ چاند کی اختیار کرے گا' اسے ہر بیماری سے نجات و شفا ہو جائے گی۔"

یعنی ایسی بیماریاں جو خون کے غلبے سے یا حرارت کی زیادتی کی بنیاد پر ہوں گی' ان سے شفا ہو گی۔

ان احادیث میں اور اطبا کے اجماع میں بڑی یکسانیت ہے کہ حجامت کمال قمر کے بعد مہینے کی دوسری تنصیف میں ہونی چاہئے' یا تیسری' چوتھائی میں' اس لیے کہ اس زمانے میں حجامت سے بڑا نفع متصور ہے' یہ حجامت نہ ابتداء ماہ میں ہو' نہ نہایت ماہ میں' ایمرجنسی کے موقع پر ہر وقت حجامت جائز ہے خواہ وہ ابتداء ماہ میں ہو' خواہ آخر ماہ میں۔ اس سے نفع ہی ہو گا' نقصان کا سوال نہیں۔

خلال نے عصمہ بن عصام سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حنبل نے ذکر کیا کہ ابو عبداللہ احمد بن حنبل ہر اس موقعے پر جب خون میں جوش ہو پچھنا لگواتے تھے' اس کے لیے نہ وقت اور نہ ساعت کسی چیز کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔

شیخ نے قانون میں لکھا ہے کہ دن میں اس کے اوقات دوسرا پہر یا تیسرا پہر ہے' البتہ حمام کے بعد حجامت کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے' ہاں وہ شخص اس سے مستثنیٰ ہے' جس کا

---

[1] ابن ماجہ نے اسے حدیث نمبر ۳۴۸۶ کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔ اس میں نہاس بن قہم راوی ہے' جو ضعیف ہے' لیکن اس کی ایک حدیث ابو ہریرہ سے مؤلف خود آگے لا رہے ہیں' اس سے کسی قدر عمدگی کی شہادت ملتی ہے۔ ابو داؤد نے اسے حدیث نمبر ۳۸۶۱ میں اور بیہقی نے اپنے طریق سے ۳۴۰/۹ میں ذکر کیا ہے۔ اس کی سند حسن ہے اور ابن عباس کی وہ حدیث جو گزر چکی وہ بھی موجود ہے۔

[2] ابو داؤد نے اسے حدیث نمبر ۳۸۶۱ میں ذکر کیا' اس کی سند حسن ہے۔ یہ پہلے گزر چکی ہے۔

خون غلیظ ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ حمام کر کے آرام کرے، پھر ایک پہر آرام کے بعد پچھنا لگوائے۔

اسی طرح اطبا کھانا کھانے کے بعد بھی سینگی کھنچوانے کو منع کرتے ہیں کہ اس سے سدے پیدا ہونے یا برے امراض کا اندیشہ ہے۔ بالخصوص جب کہ غذا بھی خراب اور غیر لطیف ہو۔ ایک اثر ہے جس میں کہا گیا ہے کہ سینگی کھچوانا نہار منہ شفا کا باعث ہے اور بھر پیٹ کھانے کے بعد بیماری ہے۔ اسی طرح مہینے کی ۱۷ تاریخ کو حجامت شفا ہے۔

ان اوقات کا حجامت کے موقے پر اختیار کرنا محض مزید اذیت سے بچنا ہے، اور حفظان صحت کے طور پر ہے۔ مگر علاج کے موقعے پر اگر ضرورت ہو تو ان قوانین کی رعایت نہ کی جائے، اس وقت ایمرجنسی کے طریقے اختیار کیے جائیں اور جو مناسب ہو اسی کو اپنائیں۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان ((لَايَتَبَيَّغْ بِاَحَدِكُمُ الدَّمُ فَيَقْتُلُهُ)) میں اس پر روشنی پڑتی ہے کہ ایمرجنسی میں ہیجان دم کا لحاظ نہ کریں اور فوراً سینگیاں کھنچوائیں تاکہ ہیجان خون ختم ہو جائے۔ ہم اس سے پہلے امام احمد بن حنبل کا عمل نقل کر چکے ہیں کہ ان کو جب بھی ہیجان دم ہوا انھوں نے اسی وقت دن وغیرہ کا لحاظ کیے بغیر پچھنا کھنچوالیا تھا۔

حجامت کے لیے ہفتے کے دنوں کا تعین

خلال نے اپنی جامع میں لکھا ہے کہ حرب بن اسماعیل نے بیان کیا کہ میں نے احمد بن حنبل سے پوچھا کہ کیا حجامت کسی دن ناپسند اور ممنوع بھی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ چہار شنبہ اور شنبہ کو بیان کرتے ہیں۔

اسی کے لگ بھگ وہ حدیث بھی ہے جو حسین بن حسان سے مروی ہے کہ میں نے ابو عبداللہ احمد بن حنبل سے دریافت کیا کہ سینگی کھنچوانا کس دن ممنوع ہے؟ آپ نے کہا چہار شنبہ اور شنبہ کو، بعض جمعہ کے دن کو بھی کہتے ہیں، اور انہی خلال نے ابو سلمہ اور ابو سعید مقری کے واسطے سے حضرت ابو ہریرہ کی حدیث مرفوع بیان کی ہے۔

((مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ بَيَاضٌ اَوْ بَرَصٌ فَلَا

يَلُوْمَنَّ اِلاَّ نَفْسَهُ))[1]

"جس نے بدھ یا سینچر کے دن پچھنا لگوایا' پھر اسے جلد میں سفیدی یا برص کا مرض ہو گیا تو اسے خود کو ملامت کرنا چاہئے۔"

انہی خلال نے محمد بن علی بن جعفر کی بات نقل کی ہے کہ یعقوب بن بختان نے احمد بن حنبل سے بال صفا لگانے اور سینگی کھنچوانے کے بارے میں سوال کیا کہ سنیچر اور بدھ کو جائز ہے؟ آپ نے اسے برا سمجھا اور کہا کہ مجھے بتلایا گیا کہ ایک شخص نے بدھ کو بال صفا لگایا اور سینگی بھی کھنچوائی تو اسے برص ہو گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا اس نے پیغمبر کی بات کی بے وقعتی کی؟ آپ نے فرمایا بلا شبہ۔

دار قطنی نے کتاب الافراد میں حدیث نافع کو یوں ذکر کیا ہے کہ نافع نے بیان کیا عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میرے خون میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے' اس لیے کسی سینگی لگانے والے کو بلا لاؤ جو نا تجربہ کار بچہ نہ ہو' نہ بے کار بڈھا ہو' اس لیے کہ:

((فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْحِجَامَةُ تَزِيْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا وَالْعَاقِلَ عَقْلاً فَاحْتَجِمُوْا عَلٰى اِسْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلاَ تَحْتَجِمُوا الْخَمِيْسَ وَ الْجُمُعَةَ وَالسَّبْتَ وَالأَحَدَ وَاحْتَجِمُوا الإِثْنَيْنَ وَمَا كَانَ مِنْ جُذَامٍ وَالاَبَرَصِ اِلاَّ نَزَلَ يَوْمَ الاَرْبِعَاءِ))

"پیغمبر خدا کو کہتے سنا کہ حجامت سے یاد کرنے والے کی یادداشت اور عقل والے کی زیرکی میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ خدا کا نام لے کر پچھنا لگواؤ اور نہ پنجشنبہ' نہ جمعہ' نہ سنیچر' نہ اتوار' ان دنوں میں حجامت مت کراؤ' بلکہ دوشنبہ کو پچھنے لگواؤ اور برص وجذام جیسے جلدی امراض آسمان سے زمین کی جانب بدھ کو اترتے ہیں۔"

دار قطنی کی اس روایت میں زیاد بن یحییٰ[2] منفرد ہیں' اور اسی روایت کو ایوب نے نافع سے بیان

---

[1] حاکم نے ۴/۴۰۹ میں اور بیہقی نے ۹/۳۴۰ میں اسے بیان کیا ہے۔ اس کی سند میں سلیمان بن ارقم ہے جو متروک الروایہ ہے۔

[2] ابن ماجہ نے حدیث نمبر ۳۴۸۷ و ۳۴۸۸ میں حاکم نے ۴/۴۰۹ میں ضعیف سندوں کے ساتھ ذکر کیا ہے' ابن حجر نے "فتح الباری" میں لکھا ہے کہ خلال نے احمد سے نقل کیا ہے کہ وہ حجامت کو ان دنوں میں مکروہ سمجھتے تھے' اگرچہ حدیث سے یہ بات ثابت نہیں۔

کیا' ان کے الفاظ یہ ہیں:

((وَاحْتَجِمُوا يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ وَلَاتَحْتَجِمُوا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ))

"پچھنا لگواؤ دو شنبہ اور سہ شنبہ کو اور چہار شنبہ کو سنگیاں نہ کھنچواؤ۔"

ابو داؤد کی روایت میں حدیث ابو بکرہ سے ہے کہ آپ حجامت منگل کو پسند نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ

((إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَايَرْقَأُ فِيْهَا الدَّمُ))[1]

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منگل خون کا دن ہے' اس دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اس میں خون تھمتا ہی نہیں۔"

روزہ دار کے لیے پچھنا لگوانے کا جواز

مندرجہ بالا احادیث کی روشنی میں علاج کرنے کی ضرورت اور حجامت کرنے کا استحباب معلوم ہو گیا اور یہ کہ بیماری کا جہاں تقاضا ہو وہیں پچھنا لگایا جائے' نیز محرم کے حجامت لگوانے کا جواز بھی ان حدیثوں سے معلوم ہوا۔ اگر اس حجامت کے لیے کچھ بالوں کا کترنا بھی ضروری ہو تو وہ بھی کر لیا جائے' اور ایسے موقع پر حجامت کرانے کا فدیہ بھی دینا واجب ہے یا نہیں؟ وجوب کے اسباب بہت قوی ہیں۔ روزہ دار کا پچھنا لگانا بھی جائز ہے' اس لیے کہ صحیح بخاری میں ہے'

((أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ))[2]

"رسول اللہ ﷺ نے روزے رکھتے ہوئے بھی پچھنا لگوایا۔"

اب یہ کہ روزہ جاتا رہا یا بحالہ رہا' یہ دوسرا سوال ہے اور روزے کا نہ ہونا یہی صحیح معلوم ہوتا ہے'

---

1. ابو داؤد نے اسے حدیث نمبر ۳۸۶۲ میں ذکر کیا ہے۔ اس کی سند میں مجہولیت ہے۔

2. بخاری نے اسے صیام ۴۵۵ میں باب الحجامة والکے للصائم کے تحت ذکر کیا ہے اور حدیث عبداللہ بن عباس سے لی ہے۔

اس لیے کہ اس کی صحت بلا کسی معارضے کے رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ سب سے زیادہ معارض اس کے وہ حدیث ہے جس میں آپ کے پچھنا لگانے کا ذکر ہے، آپ کے روزے کی حالت میں، اس سے آپ کے روزے کا چلا جانا ان چار باتوں کو سامنے رکھنے کے بعد صحیح ہوگا۔

پہلی بات یہ کہ روزہ فرض ہے۔

دوسری بات یہ کہ آپ مقیم تھے۔

تیسری بات یہ کہ آپ کو کوئی ایسی بیماری نہ تھی کہ اس میں خواہ مخواہ پچھنا لگانا ضروری تھا۔

چوتھی بات یہ کہ یہ حدیث اس حدیث کے بعد ہے جس میں آپ نے فرمایا:

((اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمَ))[1]

"پچھنا لگانے والے اور پچھنا لگوانے والے کا روزہ جاتا رہا۔"

اب جب کہ یہ چاروں مقدمات صحیح ہو گئے تو آنحضرت ﷺ کے فعل سے استدلال بھی ممکن ہے کہ روزہ حجامت کے ساتھ بھی باقی رہا، ورنہ کیا مانع ہے کہ روزہ نفلی تھا اور اس سے حجامت کے ذریعے نکل آنا صحیح تھا، یا یہ کہ آپ رمضان کے مہینے کا روزہ رکھے ہوئے تھے، مگر سفر پر تھے، یا رمضان کا روزہ حضر میں تھا، لیکن ضرورت اتنی شدید تھی کہ اس کے ہوتے ہوئے افطار صوم جائز تھا، یا وہ رمضان کا فرض روزہ تھا اور حجامت کی کوئی ضرورت بھی نہ تھی، مگر یہ اپنی اصل پر باقی ہے، اور ان کا قول حاجم و محجوم دونوں ہی روزہ سے نہیں رہے، نقل ہو کر بعد میں پہنچا۔ اس لیے اصل کی جانب رجوع کرنا پڑے گا۔ ایسی صورت میں ان مقدمات اربعہ میں سے کسی کو ثابت کرنا مشکل ہے چہ جائیکہ چاروں مقدمات کو ثابت کیا جائے۔

اس میں عقد اجارہ کے نہ ہوتے ہوئے بھی طبیب کا اجرت طلب کرنا ثابت ہے بلکہ اس کی اجرت مثل یا اس کی رضامندی کے مطابق دی جانی چاہئے۔

اس سے دوسری بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ پچھنا لگانے کے فن کو آدمی کسب معاش کے لیے بھی اختیار کر سکتا ہے گویا کہ آزاد انسان بغیر پس و پیش حرمت کے اپنی اس اجرت کو بطور معاش استعمال کر سکتا ہے اور اس کی کمائی کھا سکتا ہے، اس لیے کہ خود پیغمبر نے اس کی اجرت عطا فرمائی ہے، اور عطا کرنے کے بعد اس کے کھانے سے منع نہیں فرمایا۔ اس کو خبیث کہنا ایسا ہے جیسے لہسن اور پیاز کو خبیث فرمایا۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس سے اس کی تحریم کا کوئی قائل نہیں ہے۔

حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کوئی آزاد اپنے غلام سے ہر روز ایک مقرر مقدار اس کی طاقت کے مناسب خراج مقرر کر سکتا ہے اور یہ کہ غلام اس خراج سے زیادہ کماتا ہو تو

اس میں تصرف بھی کر سکتا ہے' اور اگر تصرف سے روک دیا گیا ہو تو اس کی پوری کمائی خراج ہو گی' مقرر کے لیے منفعت نہ ہو گی' بلکہ جو خراج سے زائد ہو وہ اس کے مالک کی جانب سے تملیک کے حکم میں ہے۔ اس میں اس کو حسب منشا تصرف جائز ہے۔

ا شداد بن اوس شافعی کی حدیث ۱/ ۲۵۷ سے تخریج کی ہے اور ابو داؤد کی حدیث نمبر ۲۳۶۹ اور دارمی نے ۲/ ۱۴ میں اور عبد الرزاق نے ۷۵۲۰ میں' ابن ماجہ نے ۱۶۸۱ میں' حاکم نے ۱/ ۴۲۸ میں اور طحاوی نے ۳۴۹ میں' بیہقی نے ۴/ ۲۶۵ میں اسے ذکر کیا ہے' اس کی اسناد صحیح ہے' اس کی تصحیح ائمہ حدیث میں سے کئی ایک نے کی ہے' اور اسی باب میں رافع بن خدیج والی حدیث ہے جسے عبد الرزاق نے ۷۵۲۳ میں اور ترمذی نے ۷۷۴ میں' بیہقی نے ۴/ ۲۶۵ میں نقل کیا ہے' ابن حبان نے ۹۰۲ میں اس کی تصحیح کی ہے' حاکم نے ۱/ ۴۲۸ میں' ابن خزیمہ نے ۱۹۶۴ میں' اور ثوبان سے حدیث کی تخریج ابو داؤد نے ۲۳۶۷ میں' ابن ماجہ نے ۱۶۸ میں اور دارمی نے ۲/ ۱۴' ۱۵ اور طحاوی نے ۳۴۹ میں اور ابن جارود نے ۱۹۸۲ میں' عبد الرزاق نے ۷۵۲۲ میں کی ہے' ابن خزیمہ نے اس کی تصحیح مع نمبر ۱۹۶۲ - ۱۹۶۳ اور ابن حبان نے ۸۹۹ میں حاکم نے ۱/ ۴۲۷ میں کی ہے اور بخاری' علی بن مدینی اور نووی نے بھی اسے ذکر کیا ہے۔ مگر اس کا منسوخ ہونا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے' ملاحظہ ہو فتح الباری ۴:۱۵۵ اور نصب الرایہ ۲/ ۴۷۲ - ۴۷۳ اور تلخیص الخبیر ۲/ ۱۹۱ - ۱۹۴۔

سکیننگ و آڈیٹنگ : سیاوش عبد الرحمن
قرآن و سنت کے فروغ کیلئے کوشاں
مون اسلامک لائبریری، دالوال، فیصل آباد

وہ مقامات جہاں نبی ﷺ نے حجامہ کروایا

"پیغمبر خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی گردن کے پہلوی حصوں اور گردن کے زیریں حصوں پر پچھنا لگوایا کرتے تھے۔"

حضرت انس ہی کی روایت ہے۔

((كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ ثَلاثًا وَاحِدَةً عَلَى كَاهِلِهِ وَاثْنَتَيْنِ عَلَى الأَخْدَعَيْنِ))

"رسول اللہ ﷺ تین بار پچھنے لگواتے' ایک بار اپنے مونڈھے پر اور دو بار گردن کے پہلوی حصوں پر۔"

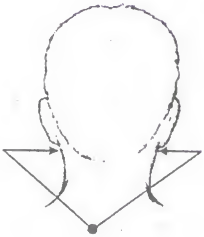

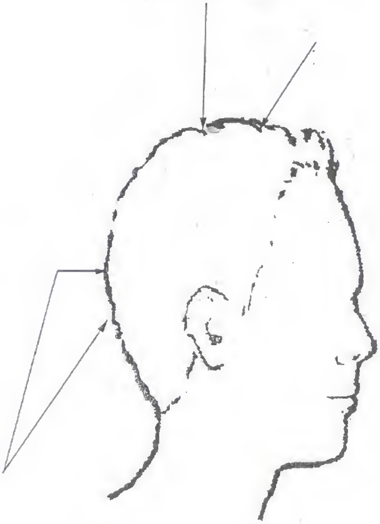

ایک بار نبی ﷺ گھوڑے سے گر گئے۔ تب پاؤں میں موچ آگئی۔
موچ کے علاج کے لئے نبی ﷺ نے پاؤں پر حجامہ کروایا

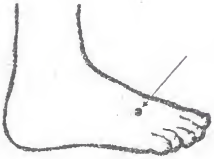

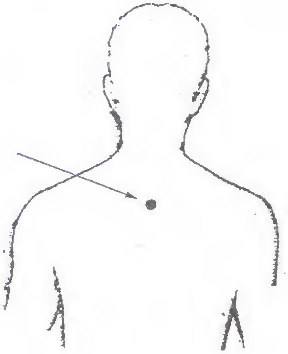

الحجامة الاسلامية

YUEXIAO BRAND VACUUM CUPPING